روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 10 فروری 2012ء 17 ربیع الاول 1433 ہجری 10 تبلیغ 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 35

شرک میں اطاعت نہیں

اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر اور ان دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ اور اس کے رستے کی اتباع کر جو میری طرف جھکا۔ پھر میری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں اس سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے رہے ہو۔

(لقمان:16)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا اس کے لئے جہنم ہے وہ اس جہنم میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا اور خود انسان جب کہ اپنے نفس میں غور کرے کہ کیونکر اس کی روح پر بیداری اور خواب میں تغیرات آتے رہتے ہیں تو بالضرور اس کو ماننا پڑتا ہے کہ جسم کی طرح روح بھی تغیر پذیر ہے اور موت صرف تغیر اور سلب صفات کا نام ہے ورنہ جسم کے تغیر کے بعد بھی جسم کی مٹی تو بدستور رہتی ہے لیکن اس تغیر کی وجہ سے جسم پر موت کا لفظ اطلاق کیا جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے (۔) کیا تم اپنی جانوں میں غور نہیں کرتے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ انسانی روح میں بڑے بڑے عجیب وغریب خواص اور تغیرات رکھے گئے ہیں کہ وہ اجسام میں نہیں اور روحوں پر غور کر کے جلد تر انسان اپنے رب کی شناخت کر سکتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں بھی ہے کہ (۔) جس نے اپنے نفس کو شناخت کر لیا اس نے اپنے رب کو شناخت کر لیا۔ پھر ایک اور جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) میں نے روحوں کو پوچھا کہ کیا میں تمہارا پیدا کرنے والا نہیں تو تمام روحوں نے یہی جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ روحوں کی فطرت میں یہی منقش اور مرکوز ہے کہ وہ اپنے پیدا کنندہ کی قائل ہیں اور پھر بعض انسان غفلت کی تاریکی میں پڑ کر اور پلید تعلیموں سے متاثر ہو کر کوئی دہریہ بن جاتا ہے اور کوئی آریہ اور اپنی فطرت کے مخالف اپنے پیدا کنندہ سے انکار کرنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر شخص اپنے باپ اور ماں کی محبت رکھتا ہے یہاں تک کہ بعض بچے ماں کے مرنے کے بعد مر جاتے ہیں پھر اگر انسانی روحیں خدا کے ہاتھ سے نہیں نکلیں اور اس کی پیدا کردہ نہیں تو خدا کی محبت کا نمک کس نے ان کی فطرت پر چھڑک دیا ہے اور کیوں انسان جب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور پردہ غفلت دور ہوتا ہے تو دل اس کا خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور محبت الٰہی کا دریا اس کے صحن سینہ میں بہنے لگتا ہے آخر ان روحوں کا خدا سے کوئی رشتہ تو ہوتا ہے جو ان کو محبت الٰہی میں دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے وہ خدا کی محبت میں ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ تمام چیزیں اس کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ وہ عجیب تعلق ہے ایسا تعلق نہ ماں کا ہوتا ہے نہ باپ کا۔ پس اگر بقول آریوں کے روحیں خود بخود ہیں تو یہ تعلق کیوں پیدا ہو گیا اور کس نے یہ محبت اور عشق کی قوتیں خدا تعالیٰ کے ساتھ روحوں میں رکھ دیں یہ مقام سوچنے کا مقام ہے اور یہی مقام ایک سچی معرفت کی کنجی ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص166)

نمایاں کامیابی

مکرم منظور الحق شمس صاحب لندن یو۔کے لکھتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کے بھتیجے مکرم عمیر احمد شمس صاحب ابن مکرم معین الحق شمس صاحب سڈنی آسٹریلیا نے پلمپٹن (Plumpton) ہائی سکول سڈنی آسٹریلیا میں گیارہویں کلاس میں بہترین تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے میتھ میٹکس، آئی ٹی VET، سافٹ وئیر ڈیزائن اینڈ ڈویلپمنٹ اور ایڈوانس انگلش میں پہلی پوزیشن اور 100 فیصد حاضری کی وجہ سے اپنے سکول اور ویسٹرن سڈنی ریجنل کونسل کی طرف سے گولڈ اٹینڈنس ایوارڈز حاصل کئے ہیں۔ ان ایوارڈز اور پوزیشنز کی وجہ سے سکول بھر میں بہترین اور لائق طالب علم کا DUX ایوارڈ حاصل کیا ہے۔ عزیزم نے یہ ایوارڈ مسلسل تیسری دفعہ حاصل کیا ہے۔ علاوہ ازیں یونیورسٹی آف ویسٹرن سڈنی آسٹریلیا کی طرف سے موسٹ آؤٹ سٹینڈنگ طالب علم 2011ء کا ایوارڈ، HSC سٹڈی گرانٹ اور اکیڈمک ایکسی لنس سکالرشپ دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ مکرم عمیر احمد شمس صاحب مکرم شیخ غلام احمد صاحب بہاولنگر کے نواسے، محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب مرحوم دارالعلوم وسطی ربوہ کے پوتے اور محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کی نسل میں سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور تعلیمی میدان میں اعلیٰ ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

بدی اور آزار کے بدلے نیکی اور راحت پہنچاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 23؍جنوری 2004ء کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 37 تلاوت کے بعد فرمایا۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: غریب مسکین کو صدقہ دینے سے صرف صدقے کا ثواب ملتا ہے اور غریب رشتہ دار کو دینے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک صدقے کا دوسرا رشتے داری کے حقوق ادا کرنے کا۔

صدقے والی اور بات ہوتی ہے اور ان کی مدد کرنے کی کہ ان کے مالی حالات میں بہتری ہو، مدد کرنے کی غرض نہیں ہوتی۔ اس کا نام صدقہ نہ رکھیں لیکن مدد ضرور کرنی چاہئے۔

پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دوسروں کی تکلیف کی پیروی کرنے والے نہ بنو۔ اس طرح نہ سوچو کہ لوگ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ اور اگر وہ ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے۔ بلکہ اپنے آپ کو اس بات پر قائم کرو کہ لوگ تم سے اچھا سلوک کریں گے تو تم بھی ان سے اچھا سلوک کرو گے۔ اور اگر برا برتاؤ کریں گے تو پھر بھی ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کرو گے، بلکہ نیکی کرو گے۔

تو یہ آجکل احمدی کا ہی طرہ امتیاز ہے کہ باوجود سختیوں کے اور تنگیوں کے اپنے ہمسایوں کے لئے دل میں درد رکھتے ہیں۔ کہیں ضرورت پیش آجائے ان کی خدمت کے لئے فوری طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیتے ہیں۔ ہر وقت اسی بات پر کمربستہ رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

’’دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت (۔) (النحل:91) کے یہ معنے ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو۔

اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے اور اس کی آزار کی عوض میں تو اس کو راحت پہنچاوے اور مروت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔

پھر بعد اس کے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع کی خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان نہ ہو بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشو و نما پا جائے کہ خود بخود کسی تکلف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکرگزاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 551-552)

یعنی نیکی جب کرو تو اس کے بدلہ میں کسی انعام کا اور کسی چیز کے لئے تمہارے دل میں کوئی خیال نہ ہو۔

پھر فرمایا کہ: ’’جو شخص قرابت داروں سے حسن سلوک نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے‘‘۔ (کشتی نوح صفحہ 17)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ نیکیاں اور حسن سلوک کر کے تمہیں ذاتی فائدے ہی ملیں گے، اسی دنیا میں ملیں گے۔ اور وہ کیا ہیں کہ تمہیں چین نصیب ہوگا اور عمر میں برکت پیدا ہوگی۔

(روزنامہ الفضل 19 نومبر 2004ء)

مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی

یک روزہ ریفریشر کورس سیکرٹریانِ تعلیم القرآن

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کو 22 جنوری 2012ء، بروز اتوار سیکرٹریانِ تعلیم القرآن اضلاع پاکستان کا ایک روزہ ریفریشر کورس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

یہ ریفریشر کورس دارالضیافت کی نئی بلڈنگ کے زیریں ہال میں منعقد کیا گیا جس میں 43 اضلاع کے سیکرٹریان تعلیم القرآن نے شرکت کی۔ اس بابرکت پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن اور منظوم کلام سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی جس میں جملہ سیکرٹریانِ تعلیم القرآن کو منظم طریق پر تعلیم القرآن کا کام سرانجام دینے، ماہانہ رپورٹس، سہ ماہی جائزہ اور ہفتہ تعلیم القرآن کی بروقت اور مکمل رپورٹس بھجوانے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز خصوصی طور پر وقف عارضی کی ٹارگٹ پورا کرنے کی درخواست کی۔

اس کے بعد مکرم جمیل احمد انور صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے ماہانہ رپورٹ فارم تعلیم القرآن اور سہ ماہی جائزہ جات کے بارے میں ضروری ہدایات دیں۔ مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے نظارت ہذا کے تحت ہونے والے پروگرامز تعلیم القرآن ٹیچرز ٹریننگ کلاسز اور ہفتہ ہائے تعلیم القرآن کے بارے میں ہدایات دیں نیز روزانہ تلاوت، مقابلہ جات (تلاوت، نظم، حفظ قرآن، ترجمہ قرآن، قرآن کوئز)، قرآن سیمینارز، اور اجتماعی تقریب آمین جیسے پروگرام بنا کر شعبہ کو فعال بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ نے وقف عارضی کا سال 2011ء کا جائزہ اور نئے سال 2012ء کا ٹارگٹ پیش کیا اور ہدایات دیں۔ وقفہ سوالات میں سیکرٹریان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے نیز سیکرٹریان نے اپنی آراء اور تجاویز پیش کیں۔ دوران پروگرام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اس کے بعد ریفریشر کورس کی اختتامی تقریب زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی منعقد ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کے بعد سال 2011ء میں تعلیم القرآن کے تحت جملہ اضلاع پاکستان کی کارکردگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے نمایاں کارکردگی دکھانے والے پہلی پانچ پوزیشنز حاصل کرنے والے اضلاع میں اسناد محترم صاحبزادہ صاحب نے تقسیم کیں۔

پوزیشن لینے والے اضلاع

اول ضلع حافظ آباد۔ دوم ضلع سرگودھا سوم ضلع کراچی۔ چہارم ربوہ۔ پنجم ضلع بھکر و ضلع میرپور AK

اختتامی خطاب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے سیکرٹریان کو بہتر طریق پر تعلیم القرآن کا کام سرانجام دینے کی طرف توجہ دلائی نیز آپ نے واقفین عارضی کا وقف مکمل کرنے کے بعد مرسلہ رپورٹس کے لحاظ سے ٹارگٹ پورا کرنے کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی۔

اختتامی دُعا کے بعد محترم مہمان خصوصی کے ساتھ تمام سیکرٹریان کا گروپ فوٹو ہوا۔ تمام شاملین کی خدمت میں الوداعی ظہرانہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج پیدا فرمائے اور ہمیں کما حقہ خدمت قرآن بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بھائی بھائی کا خیال رکھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

اس دنیا میں جب بھائی بھائی کا خیال نہیں رکھتا اور ایک قوم کی اکثریت اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ تو اس قوم پر ایک دن انقلاب کا بھی چڑھ آتا ہے۔ جس میں بہت سے بڑے اور امیر لوگ چھوٹے اور غریب کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ دن ان کے پچھتانے کا ہوتا ہے۔ جس قوم کے ہر فرد کو اس کی ضروریات میسر آتی رہیں اور ان کے دل مطمئن اور تسلی یافتہ ہوں۔ اس قوم میں اس قسم کا انقلاب بپا نہیں ہوا کرتے۔ انقلابات اور ریوولیوشنز انہی ملکوں اور قوموں میں ہوتی ہیں۔ جن کے ایک بڑے حصہ کو دھتکارا جاتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے ایک ضرورت مند کو اور اس کے ساتھ نیکی کرنے کو کتنا بڑا مقام دیا ہے آخرت کے دن خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا یا بعض دوسروں سے کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔

پہلے فریق کو وہ فرمائے گا کہ میں تم سے خوش ہوں اور تمہیں اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرتا ہوں اور دوسروں کو کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے میرا خیال نہیں کیا۔ اس لئے میں تمہیں جہنم میں دھکیلتا ہوں۔

کتنے زور اور تاکید سے ہمیں توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم بھوکے کو کھانا کھلائیں اور ضرورت مند کو ضروریات زندگی مہیا کریں۔

(خطبات ناصر جلد 1 ص 47)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

آصف احمد ظفر بلوچ صاحب

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی

رفیق حضرت مسیح موعود۔ قبیلہ مندرانی میں اوّلین احمدی

ضلع ڈیرہ غازی خان تحصیل تونسہ شریف میں رود کوہی سنگھڑ کے دائیں جانب دامن کوہ سلیمان میں ایک چھوٹی سی بستی واقع ہے جس کا نام بستی مندرانی ہے جن کے باشندوں کی اکثریت مندرانی قبیلے پر مشتمل ہے۔ جو بلوچوں کے ننتکانی قبیلے کی ایک شاخ ہے۔

خاکسار کے پڑدادا حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب احمدیت قبول کرنے سے پہلے اہل سنت والجماعۃ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام میر محمود احمد خان مندرانی تھا۔ آپ بستی مندرانی کے سب سے بڑے زمیندار تھے۔ آپ کا رقبہ اندر کوہ سلیمان تک جاتا تھا۔ روایات کے مطابق علاقے میں آپ کے سماجی مقام ومرتبہ کی وجہ سے انگریزوں نے آپ کو زرعی اراضی وغیرہ کی صورت میں مراعات کی بھی پیشکش کی تھی جو آپ نے قبول نہیں کی۔ آپ انتہائی نڈر، بے باک اور سچے انسان تھے پورے علاقہ کے لوگ آپ کی بہادری کے معترف تھے۔ جبکہ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب ابھی طالب علم ہی تھے۔ ان کے لئے آپ نے دو استادوں کا انتخاب کیا ایک کا نام حضرت میاں رانجھا خان صاحب تھا اور دوسرے کا نام شیر داد خان صاحب، حضرت میاں رانجھا خان صاحب (جو منگڑوٹھہ غربی نزد تونسہ شریف میں مدفون ہیں) فارسی کے فاضل اور صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔ بستی کے نوجوان آپ سے علوم قرآنیہ، مثنوی رومی اور دیگر کتب دینیہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ان نوجوانوں میں سے حافظ فتح محمد خان صاحب اور آپ کے بڑے بھائی نور محمد خان صاحب اور حافظ محمد خان صاحب نے نمایاں تعلیم حاصل کی۔

ایک دفعہ حضرت میاں رانجھا خان صاحب نے آپ سے کہا کہ حافظ صاحب میں اس دنیا سے گزر جاؤں گا اور آپ زندہ ہوں گے امام مہدی کے ظہور کا زمانہ قریب ہے جب وہ ظہور فرمائیں گے ان کا انکار نہ کرنا۔ انہوں نے آخری عمر میں ایک تلوار خریدی۔ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب نے عرض کی کہ اب تلواروں کا زمانہ نہیں رہا انہوں نے فرمایا کہ امام مہدی کا ظہور ہوگیا ہے۔ جب وہ ظہور کرے گا تو میں اس کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا۔ شاید اسی سبب سے اور اپنے استاد کی تقلید میں پھر خود حافظ صاحب نے بھی اپنے لئے ایک تلوار بنوالی۔ (پرانے عقائد کے مطابق)

میرے ابا جان محترم ناصر احمد صاحب ظفر (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) بتایا کرتے تھے کہ "اپنے استاد کے یہ الفاظ دادا جان حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب کے دل میں جاں گزیں تھے۔ انہی ایام میں اس بستی کے ایک شخص جن کا نام محمد ولد محمود تھا حصول تعلیم کی خاطر پندرہ سولہ سال پنجاب کے مختلف علاقوں میں تعلیم پاتے رہے۔ اور پھر بالآخر راولپنڈی پہنچے اور حکیم شاہ نواز صاحب سے طبابت سیکھنے لگے حکیم صاحب احمدی تھے۔ وہاں حضرت مسیح موعود کا نام سنا اس پر فوراً راولپنڈی سے قادیان چلے گئے۔ اور وہاں جا کر شرف بیعت حاصل کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی شاگردی اختیار کی اور فن طبابت سیکھنے لگے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے کتب خانہ میں رہائش اختیار کی۔ یہی صاحب ہیں جو بعد میں قادیان میں مولوی محمد شاہ صاحب کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے انہیں مربی بنا کر کشمیر بھیج دیا۔ موضع آسنور میں انہوں نے شادی کی۔ حضرت مولوی محمد شاہ صاحب 18 مارچ 1920ء کو کشمیر میں فوت ہوئے اور اسی جگہ مدفون ہیں۔

مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی نے "تاریخ احمدیت جموں وکشمیر" میں اولین مربیان سلسلہ کشمیر کے حوالہ سے صفحہ 118 پر آپ کا تذکرہ کیا ہے۔ بوقت وفات آپ کی عمر 65 برس اور وصیت نمبر 819 تھا۔ آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔ آپ مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کے رشتہ میں ماموں تھے۔

تحریری اور پھر دستی بیعت کا شرف

1901ء میں حضرت مولوی محمد شاہ صاحب نے حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ امام مہدی آگئے ہیں اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود کا کچھ منظوم کلام بھی بھیجا۔ بستی کے لوگ حضرت مسیح موعود کی آمد کے پہلے ہی چشم براہ تھے۔ حافظ صاحب نے لکھا کہ آپ بذات خود تشریف لائیں اور جملہ حالات سے آگاہ کریں۔ چنانچہ 1901ء میں مولوی صاحب موصوف حضرت صاحب کی کچھ کتب ہمراہ لے کر بستی مندرانی پہنچے تو آپ کے آنے کے بعد مندرجہ ذیل بزرگوں نے بیعت کے تحریری خطوط حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں بھیج دیئے۔ جن میں حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب اور ان کے برادر کلاں نور محمد خان صاحب، نور محمد خان صاحب پھہرانی، بخشن خان صاحب اور میاں محمد صاحب، حافظ محمد خان صاحب وگوہر علی صاحب برادر کلاں مولوی محمد شاہ صاحب شامل تھے۔ اس تحریری بیعت کے بعد مولوی محمد شاہ صاحب واپس تشریف لے گئے۔

محترم حافظ صاحب کی بیعت کا اعلان 24 ستمبر 1901ء کو الحکم میں شائع ہوا۔ مارچ 1903ء میں حضرت مسیح موعود پر کرم دین نے مقدمہ چلایا ہوا تھا انہی دنوں میں نور محمد خان صاحب پھہرانی (والد محمد مسعود خان صاحب) حافظ محمد خان صاحب اور میاں محمد صاحب خود قادیان گئے۔ وہاں پہنچے تو حضرت مسیح موعود گورداسپور مقدمہ کی پیروی کیلئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ بزرگ وہاں ٹھہرے رہے حضور واپس تشریف لائے تو ان بزرگوں نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد یہ بزرگ کچھ عرصہ قادیان میں مقیم رہے اور جب یہ بزرگ واپس تشریف لائے تو بستی کے لوگوں کو تمام حالات سنائے۔ کچھ اور لوگوں نے بھی تحریری بیعت کی اس طرح بستی مندرانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعت قائم ہوگئی۔

1903ء میں ہی حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی، عثمان خان صاحب اور بخشن خان صاحب قادیان دارالامان روانہ ہوئے۔ وہاں جا کر انہوں نے حضور کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور پندرہ بیس دن تک برکات صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ اور ساتھ ہی ریویو بھی اپنے نام پر جاری کروا آئے۔ 1907ء میں مولوی محمد شاہ صاحب دوبارہ تشریف لائے اور ماہ دسمبر 1907ء میں نور محمد خان صاحب مندرانی (برادر حافظ فتح محمد خان صاحب) محمد مسعود خان صاحب، میاں محمد صاحب، مولوی محمد شاہ صاحب کی معیت میں قادیان تشریف لے گئے اور دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور میاں محمد صاحب نے دوبارہ بیعت کا شرف حاصل کیا اور یہ سب جلسہ سالانہ 1907ء میں شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹی سی بستی کے 15 افراد کو تحریری بیعت کرنے کی توفیق دی۔ جن میں سے آٹھ بزرگوں کو مختلف مواقع پر براہ راست قادیان پہنچنے پر حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت اور صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ ان بزرگوں کے نام یہ ہیں۔

(1) حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی
(2) حضرت حافظ محمد خان صاحب مندرانی
(3) حضرت نور محمد خان صاحب مندرانی
(4) حضرت نور محمد خان صاحب پھہرانی
(5) حضرت میاں محمد صاحب (حجام)
(6) حضرت بخشن خان صاحب مندرانی
(7) حضرت محمد عثمان خان صاحب مندرانی
(8) حضرت محمد مسعود خان صاحب پھہرانی

یہ سارے بزرگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص اور احمدیت کے رنگ میں رنگین تھے۔

اگرچہ حضرت حافظ صاحب زمیندارہ کا کام کرتے تھے لیکن زمین کا زیادہ تر کام آپ کے بڑے بھائی نور محمد خان صاحب کیا کرتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب موصوف اکثر بیت الذکر میں رہا کرتے تھے۔ آپ کے مکانات بھی بیت احمدیہ کے قریب تھے۔ آپ نے اکیلے ہی بیت احمدیہ بستی مندرانی تعمیر کروائی۔ لہٰذا آپ نماز کے بعد احباب جماعت کو بیت الذکر میں جمع کرتے انہیں دینی باتوں سے روشناس کراتے اور قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھایا کرتے تھے۔ آپ نے دونوں طرف سے مندرانیوں کو یعنی مندرانی غربی اور مندرانی شرقی کے لوگوں کو قرآن مجید پڑھایا تھا۔

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی کا شمار علاقے کے پڑھے لکھے سنجیدہ طبقہ میں ہوتا تھا۔ آپ بہت نیک، پارسا اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے علاوہ ایک جید عالم بھی تھے ذاتی شوق سے عربی اور فارسی کے علوم کی تحصیل کی آپ فارسی کے اعلیٰ پایہ کے شاعر بھی تھے۔ آپ اپنے علاقہ میں اپنے علم وفضل کی بدولت مشہور تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی تائید میں ایک فارسی کی منظوم کتاب بھی لکھی تھی۔ مگر افسوس کہ وہ قبل از اشاعت ہی ضائع ہوگئی۔ اس کتاب کا پہلا شعر ہمارے دادا جان محترم مولانا ظفر محمد خان صاحب ظفر کو یاد تھا (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) وہ کہتے تھے کہ حضرت والد صاحب کی کتاب کی پہلی نظم کا عنوان "سلام بنام امام مہدی تھا" جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

السلام اے یوسف کنعان ما
السلام اے نوح کشتی بان ما

حضرت نور محمد خان صاحب پھہرانی رفیق حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ کچھ اس طرح ہے۔ آپ ایک دن کھیت میں ہل چلا رہے تھے اور ملحقہ کھیت میں ایک اور غیر از جماعت ہل چلا رہا تھا۔ مکرم نور محمد صاحب کو پیاس لگی آپ کے پاس پانی نہیں تھا آپ نے غیراز جماعت دوست کے مشکیزہ سے پانی لے کر پی لیا مگر وہ غیر از جماعت تلملایا اور اس نے پانی گرا دیا اور مشکیزہ کو دوبارہ بھر لیا یہ سارا واقعہ نور محمد صاحب نے حافظ صاحب کو بتایا۔ اگلے دن نور محمد خان صاحب کو حافظ فتح محمد خان صاحب نے ایک شعر لکھ کر دیا۔ اور کہا کہ اس غیر از جماعت کو دینا اور اُسے کہنا کہ یہ شعر

اپنے پیر صاحب سے پڑھوائے اور اُس کا مطلب پوچھے۔شعر کا ترجمہ یہ تھا۔

صوفی ، دجال کی آنکھ والا کہاں ہے۔اسے کہہ دے کہ دین کو بچانے والا مہدی آ گیا ہے۔ اگر تو جلتا ہے تو جلتا رہ۔

اس آدمی نے یہ شعر اپنے پیر صاحب کو دیا۔ اس غیر از جماعت کی ایک آنکھ نہیں تھی ۔ پیدائشی طور پر صرف اس کی ایک آنکھ تھی وہ شعر کا مطلب سن کر بہت شرمندہ ہوا۔اور دوسرے دن حضرت نور محمد صاحب سے معافی مانگی اور پھر کبھی شرارت پر نہ آیا۔

(بحوالہ روشنی کا سفر صفحہ 111-110 مصنفہ صادقہ منیر مندرانی)

مثنوی رومی اور صرف ونحو پر بھی حافظ صاحب کو عبور حاصل تھا۔ سفید ریش بلوچ اور پٹھان باقاعدگی سے آپ کے حجرے میں حاضر ہوتے اور قرآن کریم، احادیث نیز مثنوی رومی کا درس لیتے۔خوش الحان اس قدر تھے کہ سپیدۂ سحر نمودار ہونے سے قبل جب دہقان بیلوں کی جوڑیوں کو ہمراہ لئے اپنے کھیتوں کی طرف جاتے تو راستے میں حافظ صاحب کی تلاوت کی آواز سن کر وہیں کھڑے ہو جاتے۔تاوقت یہ کہ آپ کلام پاک کی تلاوت مکمل نہ فرمالیتے۔حافظ صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن مجید آج بھی ان کی یاد کے طور پر ہمارے پاس محفوظ ہے۔

میرے ابا جان محترم ناصر احمد ظفر صاحب نے ایک دفعہ بتایا" کہ ہمارے دادا جان حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو اپنی معصوم پوتی بی بی غلام سکینہ کو اپنی گود میں لے لیتے۔دوران تلاوت وہ اپنے دادا جان کی گود میں آپ کی غیر معمولی حسن قراءت کو ہمہ تن گوش ہو کر سنتی رہتیں۔دادا جان فرمایا کرتے تھے کہ میری اس پوتی (غلام سکینہ) کو قرآن پاک سے بے انتہا عشق ہوگا۔آپ کا یہ فرمان بعد میں من وعن پورا ہوا۔قریبی گاؤں بستی بزدار کی آبادی تقریباً 25 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور جملہ غیر از جماعت خواتین کو غلام سکینہ نے قرآن پاک پڑھانے کی سعادت پائی۔جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔بستی بزدار، بزدار قبیلہ کا مسکن ہے۔ حضرت اللہ بخش خان صاحب بزدار رفیق حضرت مسیح موعود کا بھی یہ مسکن تھا۔آپ اپنی برادری میں زہد وتقویٰ کے باعث ممتاز مقام رکھتے تھے۔"

حضرت حافظ صاحب کی قرآن پاک سے محبت کے تسلسل میں اس تاریخی واقعہ کا ذکر کرنا بھی یہاں مناسب رہے گا۔میرے دادا جان مولانا ظفر محمد صاحب ظفر نے اپنے عہد بچپن میں جب یہ خواب دیکھا کہ قرآن شریف میرے سینے میں چمک رہا ہے۔تو آپ کے والد محترم حضرت حافظ صاحب نے اسی خواب کی بنیاد پر دینی تعلیم کے حصول کیلئے مارچ 1921ء میں جب کہ آپ ابھی بمشکل 13 سال ہی کے تھے۔آپ کو قادیان چھوڑ آئے۔آج جب ہم دادا جان کی تصنیف "معجزات القرآن" کو اس تناظر میں دیکھتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔کہ حروف ابجد کی تہہ میں بہنے والے قرآنی معارف کو کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ پر کھولا۔

خلافت ثانیہ سے وابستگی

حضرت حافظ صاحب کے ایک شاگرد حضرت محمد مسعود خان صاحب مچھرانی رفیق حضرت مسیح موعود کو 1914ء میں مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے ایک ٹریکٹ موصول ہوا۔جس میں انہوں نے لکھا کہ جماعت کو چاہئے کہ میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ تعاون نہ کریں۔اب خلافت انجمن احمدیہ کی ہوگی۔اس ٹریکٹ کا جب حضرت حافظ صاحب کو علم ہوا تو آپ نے ساری جماعت کو اکٹھا کیا اور جماعت سے مشورہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اقدس میں تحریری بیعت کا خط لکھ دیا۔دسمبر 1914ء کے جلسہ پر بستی مندرانی کے پندرہ افراد شامل ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی۔

قادیان دارالامان سے جو بھی ہدایات آتیں وہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان کی وساطت سے آپ تک پہنچتیں۔پھر آپ احباب جماعت کو اکٹھا کر کے پیغام پہنچاتے۔ایسا ہی ایک خط جو حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (سابق امیر ضلع ڈیرہ غازی خان) کا ہے اور جو آپ نے 29 جولائی 1923ء کو حافظ صاحب کو لکھا آپ اس وقت سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خان تھے۔تفصیلی خط کا خلاصہ یہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا ہے کہ ہندو مسلمانوں کی بنی ہوئی اشیاء نہیں کھاتے آپ بھی نہ کھائیں۔اب اس بارہ میں زیادہ تاکیدی چٹھیاں دارالامان سے موصول ہو رہی ہیں۔جن میں اس بات کی سخت تاکید کی گئی ہے کہ جلد سے جلد احمدی احباب تک پیغام پہنچایا جائے۔اس لئے کہ ہندوؤں نے یہ مشہور کر دیا ہے کہ دیکھو ہم بڑے عزت والے ہیں اور تم نیچ ہو۔کہ ہم تو نہیں کھاتے اور یہ ہماری چیزیں کھا لیتے ہیں گویا وہ ہم کو چوہڑوں وغیرہ کی طرح ذلیل سمجھ رہے ہیں..........ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کو مذہبی رنگ نہ دیا جاوے بلکہ یہ ایک اقتصادی مسئلہ ہے یعنی جیسا سلوک وہ ہم سے کرتے ہیں۔ہم بھی ان سے وہی سلوک کریں۔ اس میں ہماری طرف سے کوئی زیادتی نہیں ۔ جب تک ان کا ہم سے یہی سلوک رہے گا ہم بھی ان کے ساتھ یہی سلوک رکھیں گے..........آپ جلد سے جلد احباب میں تحریک کر کے جلدی بواپسی ڈاک اطلاع بھیجیں..........تا کہ سارے ضلع کی کارروائی اکٹھی دارالامان روانہ کی جائے.......

مخالفت

آپ نے اپنی بستی میں جماعت کو منظم کرنا شروع کیا تو حسب روایت آپ کی جماعتی لحاظ سے بہت مخالفت ہوئی۔شروع میں جمعہ بستی مندرانی میں نہیں پڑھا جاتا تھا اور کوئی باقاعدہ انتظام نہ تھا قبول حق کے بعد حضرت حافظ صاحب نے باقاعدہ نماز جمعہ کا بھی انتظام کیا۔آپ نماز جمعہ اور نماز عیدین اپنی بستی میں پڑھایا کرتے تھے۔ان دنوں غیر از جماعت لوگوں نے بہت زیادہ بائیکاٹ کیا اور مخالفت کی۔بستی کے غیر احمدی مولویوں کو لے آئے اور سلسلہ کے خلاف تقاریر کروائیں۔انہی ایام میں آپ نے ایک مناظرہ کروایا۔احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد شاہ صاحب تھے۔مولوی محمد شاہ صاحب نے وفات مسیح، قرآن شریف سے ثابت کر دی۔اس مناظرہ میں بستی بزدار کے ایک باا ثر اور شریف النفس زمیندار حضرت شیر محمد خان صاحب (نمبردار) سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔بستی بزدار، بستی مندرانی سے 6 میل شمال مغرب میں واقع ہے۔

ہمارے علاقہ کے گدی نشین خواجگان (تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان) کی مشہور ہستیاں تھیں۔ان کے مرید پاکستان کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔عقیدت مند لوگ ننگے پاؤں اس شہر میں داخل ہوتے تھے اور جب تک اس شہر میں رہتے تھے ۔ ننگے پاؤں ہی رہتے تھے۔اس گدی کے دو حصے ہوگئے ہیں۔ایک سلیمانی گدی، دوسری محمودیہ گدی کے نام سے مشہور ہے۔حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے دور میں محمودیہ گدی کے گدی نشین خواجہ اللہ بخش صاحب تھے۔جو کہ حافظ صاحب کے بڑے معتقد تھے اور خواجہ صاحب کے دربار میں ان کو یعنی حافظ صاحب کو ایک اعلیٰ مقام حاصل تھا جب حافظ صاحب نے احمدیت قبول کی تو حافظ صاحب نے خواجہ صاحب کے پاس جانا چھوڑ دیا۔خواجہ صاحب نے بڑی کوشش کی کہ حافظ صاحب احمدیت چھوڑ دیں اور پہلے کی طرح ہمارے دربار میں آیا کریں۔مگر حضرت حافظ صاحب نے واضح طور پر یہ پیغام خواجہ صاحب کو کہلوا بھیجا کہ میں اب جس مرشد کا مرید بن گیا ہوں، اس کے بعد مجھے کسی اور مرشد کی ضرورت نہیں رہی۔اس جواب کے بعد خواجہ اللہ بخش صاحب حضرت حافظ صاحب کی سخت مخالفت پر اُتر آئے۔حافظ صاحب تک جب یہ اطلاع پہنچی کہ آپ کا حقہ پانی بند کر دیا جائے گا تو آپ نے جواباً فرمایا حقہ میں پیتا نہیں پانی میرا پہاڑ سے آتا ہے۔اُسے کون بند کرے گا؟

اولاد

آپ کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی تھی جو سلسلہ کی خدمت کرنے والے تھے۔آپ نے دو شادیاں کیں آپ کی پہلی بیوی کا نام عائشہ بیگم صاحبہ تھا ان کے بطن سے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ پہلے بیٹے کا نام قادر بخش خان صاحب مندرانی اور دوسرے بیٹے کا نام غلام محمد خان صاحب مندرانی تھا جبکہ بیٹی کا نام فاطمہ بیگم صاحبہ تھا۔

آپ کی دوسری شادی سردار بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ان کے بطن سے چار بیٹے پیدا ہوئے۔جن میں عبدالکریم خان صاحب مندرانی تو صغرسنی میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔(حضرت حافظ صاحب کو اپنے اس چھوٹے بیٹے سے بے پناہ محبت تھی جب عبدالکریم فوت ہوئے تو حافظ صاحب اپنی شہادت کی انگلی دیکھ کر آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔اور کہتے تھے کہ عبدالکریم میری انگلی تجھے یاد کرتی ہے۔کیونکہ انگشت شہادت پکڑ کر حضرت حافظ صاحب کے ساتھ چلتے تھے۔) دوسرے بیٹے علی محمد خان صاحب مندرانی اور تیسرے بیٹے عبدالرحیم خان صاحب مندرانی اور چوتھے بیٹے محترم مولانا ظفر محمد ظفر خان صاحب مندرانی تھے۔جو کہ لمبا عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں پروفیسر رہے۔

وفات

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب نے دسمبر 1925ء میں وفات پائی۔آپ "لال اصحاب" نامی قبرستان واقع دامن کوہ سلیمان بستی مندرانی میں دفن ہوئے۔وفات کے وقت آپ کی عمر 65 برس تھی۔

بوقت وفات ایک متنازعہ کیفیت پیدا ہوگئی ہوا یوں کہ علاقے کی ایک معزز شخصیت سید مسعود شاہ صاحب کے بیٹے سید نور شاہ صاحب جو حافظ صاحب کے پاس تحصیل علم کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے نے حافظ صاحب کا جنازہ پڑھنا چاہا تو کچھ لوگوں نے اس پر شاہ صاحب کی مخالفت کی کہ یہ شخص مرزائی ہو گیا ہے۔نور شاہ صاحب نے دوٹوک جواب دیا حافظ صاحب میرے بزرگ استاد تھے میں تو ان کی نماز جنازہ ضرور اور ہر حالت میں پڑھوں گا۔چنانچہ شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھا تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ تمام مخالفین اور بہی خواہ جو حافظ صاحب کا دل سے تو احترام کرتے تھے۔اس سے حوصلہ پا کر آگے بڑھے اور الگ سے نماز جنازہ پڑھ ڈالی۔

ایک عجیب بات یہ ہے کہ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی اور ان کے بھائی

باقی صفحہ 6 پر

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

مکرم و محترم سید عبدالحی صاحب

خاکسار نے ایک طویل عرصہ محترم سید عبدالحی صاحب کے ساتھ کام کرتے ہوئے گذارا۔ جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوا تو چند ماہ کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تقرری ہوئی۔ بعدازاں دفتر نظارت اشاعت ربوہ میں بطور مربی سلسلہ تبادلہ ہو گیا اور ابھی تک اسی دفتر میں خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے خدمت دین کی توفیق پا رہا ہے۔

ولادت اور اردگرد کا قدرتی ماحول

مکرم و محترم سید عبدالحی صاحب نے مورخہ 12 جنوری 1932ء کو ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھنے والے محترم سید عبدالمنان صاحب کے ہاں کشمیر جنت نظیر کے ایک خوبصورت گاؤں ''کوریل'' میں آنکھ کھولی۔ آپ کے گردوپیش قدرتی حسن اپنی حشر سامانیوں کے ساتھ جلوہ گر تھا۔ خوشبودار ہوائیں آپ کی سانسوں کو معطر کرتی رہیں۔ بلند و بالا پہاڑ آپ کو بلند حوصلہ اور مضبوط عزم و ہمت کا سبق دیتے رہے۔ پربتوں کی فلک بوس چوٹیاں دھندلکوں سے ارفع مقام کی پیشگی نوید سناتی رہیں۔ برف پوش پہاڑوں سے آپ کے دل و دماغ کے ٹھنڈا اور دھیما رہنے کے سامان ہوتے رہے۔ وادی کے نشیب و فراز آپ کے جسم و جاں میں جفاکشی اور محنت شاقّہ کے اثرات مرتب کرتے رہے۔ آفتاب کی کرنیں آپ کے ذہن کے گوشوں کو روشن کرتی رہیں۔ چنار کے اونچے اونچے درختوں کی سرسراہٹ آپ میں تخلیقی صلاحیتوں کو بیدار کرتی رہیں۔ سرسبز و شاداب لہلہاتے کھیت طبیعت میں شگفتگی پیدا کرتے رہے۔ شفاف اور پرسکون جھیلیں آپ میں اخلاص اور توکل کے بیج بوتی رہیں۔ رنگ برنگے پھول، کلیاں اور گل و گلزار آپ میں پیار و محبت کے جذبات پیدا کرتے رہے۔ بسیط فضاؤں میں چہچہاتے پرندے آپ کے کانوں میں رس گھولتے رہے نتیجتاً آپ کی گفتار میں شیرینی کا عنصر شامل ہوتا رہا۔ ناگن جیسے بل کھاتے راستے آپ کی زندگی کے پیچ و خم کی غمازی کرتے رہے۔ بلندی سے گرتے ہوئے آبشار اور جھرنے آپ پر آئندہ ہونے والے افضال و برکات کا پیشگی شور مچاتے رہے نیز ندی نالے اور بہتے دریا قدرت کے مدھر گیت سناتے رہے۔

گویا کہ جنت ارضی کا عکس آپ کے انگ انگ پر پڑتا رہا اور حسین وادی کے پرکیف نظارے آپ کے لاشعور میں بیٹھ گئے۔ کبھی کبھی پردیس میں ملتے جلتے مقامات اور مناظر کو آنکھوں کے جھروکوں سے دیکھ کر آپ کھو جاتے اور بہت دیر تک محو تماشا رہتے۔

بچپن اور پیاری والدہ کی محبت

آپ نے اپنا بچپن 9 سال کی عمر تک اپنی پیاری والدہ کے ساتھ محبت کا جھولا جھولتے ہوئے گزارا۔ ممتا کے محبت بھرے آنگن میں آپ کے ماہ و سال چلتے رہے۔ ممتا کا پیار آپ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا۔ ابتدائی تین چار کلاسوں کی تعلیم کشمیر میں ہی حاصل کی۔ جب آپ صبح سکول جاتے تو والدہ وقفے کے لئے کھانا کپڑے میں لپیٹ کر اپنے ساتھ لئے ہوئے دور تک چھوڑنے جاتیں اور ایک مقام پر وہ کھانا ننھے ننھے ہاتھوں میں تھما دیتیں، ماتھا چومتیں، پیار کرتیں۔ جاتے ہوئے کو پیار کی نظروں سے دیکھتی رہتیں کہ میرے جگر کا ٹکڑا جا رہا ہے۔ ....ادھر والدہ سے معصوم بچے کی محبت کا یہ عالم کہ کپڑے میں لپٹے ہوئے کھانے کو اپنی ماں کی نشانی سمجھ کو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں سنبھال کر رکھتا۔ سکول میں وقفے کے دوران جب بھوک ستاتی تو کپڑا کھول کر کھانا کھانے کا ارادہ کرتا۔ اچانک اپنی پیاری ماں کی نشانی کے خیالات ذہن میں گردش کرنے پر اپنا ہاتھ روک لیتا۔ پھر اور بھوک چمکتی تو کھانے کا ارادہ کرتا۔ ناگہاں یہ خیال دل کو پکڑ لیتا کہ اگر میں نے کھانا کھایا تو میری ماں کی نشانی ختم ہو جائے گی۔.........محبت و پیار کے اس حسین منظر کو دیکھ کر گردوپیش لہلہاتے کھیت اور کھلیان، بلند و بالا پہاڑ اور مہکتی فضاؤں میں اڑتے ہوئے پرندے ضرور دونوں کی محبت پر رشک کرتے ہوں گے۔ عشق و محبت کی یہ لازوال داستان کشمیر کی حسین وادیوں میں ہمیشہ زندہ و جاوید رہے گی۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جسمانی رشتوں میں سب سے انمول، مقدس، خالص اور سچا رشتہ ماں کا ہوتا ہے جس کی جدائی دل دہلا دینے والے غموں میں لپٹی ہوتی ہے۔ آپ کشمیر جنت نظیر کی حسین و جمیل وادیوں کو چھوڑ کر اپنی پیاری شفیق والدہ کے محبت بھرے آنگن کو الوداع کر کے تعلیم کے سلسلہ میں ایک دوردراز بستی قادیان میں آ گئے۔ دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ شام و سحر ہوتی رہیں۔ پاکستان معرض وجود میں آ گیا تو ہجرت کے بعد ربوہ میں ماہ و سال گزرتے رہے۔ دونوں ممالک کے مخدوش حالات کی وجہ سے اپنی دل و جان سے پیاری والدہ سے ملاقات کی کوئی سبیل نظر نہ آتی تھی۔ ممتا سے دور دل مہجور پر نجانے کیا کیا قیامتیں گزرتی ہوں گی۔ کتنی حسرتیں جنم لے کر دم توڑ جاتی ہوں گی۔ خدا جانے رحیم کریم کن کن راہوں سے دل مضطر کو دلاسے دیتا ہوگا۔

قریباً چالیس سال کا عرصہ گزر گیا تھا۔ وقت کروٹیں لے رہا تھا۔ قدرت نے رنگ بدلا اور ارض ہندوپاک پر تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ سیاست کے تیور بدلنے لگے۔ ارباب حل و عقد کے دلوں میں عوام الناس کے لئے نرم گوشے پیدا ہونے لگے تو احکام بالا نے آمدورفت کے معاملات میں کچھ نرمی کی۔ جس کے نتیجہ میں آپ کے لئے اپنی منتظر والدہ سے ملنے کے لئے امید کی کرن پیدا ہوئی جو مایوسیوں کے اندھیروں کو چیرتی ہوئی آپ کو اپنی پیاری والدہ کے پاس لے گئی، جو دن رات اپنے جگر گوشے کو یاد کرتی رہتی تھیں۔ جب اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے سینے سے لگایا ہوگا تو دل میں کتنی ٹھنڈ پڑی ہوگی جس کا اندازہ کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا جو اس ہجر کے دوزخ سے گزرا نہ ہو۔ بار بار سینے سے لگاتی ہوں گی۔ بار بار ماتھا چوما ہوگا۔ اپنے ہاتھوں سے آپ کو بار بار چھوتی ہوں گی۔ خوشی کے آنسوؤں سے آنکھیں بھی ڈبڈبائی ہوں گی۔ بار بار اپنے بیٹے کو سر سے پاؤں تک محبت میں ڈوبی ہوئی نظروں سے دیکھتی ہوں گی۔ یہ ممتا کی محبت کے انمول لمحات تھے اور اس کے پیار کی عجیب و غریب گھڑیاں تھیں جن کو چشم فلک نے کشمیر جنت نظیر کی حسین وادیوں میں دیکھا۔

والدہ کی وفات

آپ والدہ کے پاس کچھ عرصہ گزارنے کے بعد واپس پاکستان آ گئے اور اپنے دینی امور میں مصروف ہو گئے۔ شام و سحر کا سلسلہ جاری رہا۔ وقت یونہی گزرتا رہا۔ دونوں ملکوں کے حالات کروٹیں لینے لگے۔ امن و سکون تہہ و بالا ہونے لگا۔ آمدورفت میں رکاوٹیں حائل ہونے لگیں بلکہ کشمیر جانا ناممکن ہو گیا۔

ستم ظریفی یہ کہ ان حالات میں والدہ کی وفات کی اندوہناک خبر آپ کو ملی جس کا غم سینے میں چھپائے ہوئے رنج و الم کی راتیں اور دن گزارتے رہے۔ دل پر کیا کیا گزرتی ہوگی؟ دل کا کیا کیا رنگ ہوا ہوگا؟ نجانے کتنی بار خون جگر ہوا ہوگا؟ سینہ کب تک میدان کربلا بنا رہا ہوگا؟ یہ سب کچھ وہی جانتا ہے جو کنج تنہائی میں اپنی پیاری والدہ کی یادوں کے ساتھ آنسو بہاتا تھا۔ کبھی نرم و نازک ہاتھوں کا لمس یاد آتا ہوگا تو کبھی بانہوں کا حصار۔ کبھی بچپن کی لوریاں یاد آتی ہوں گی تو کبھی آغوش محبت۔ کبھی بندھا ہوا کھانا یاد آتا ہوگا تو کبھی والدہ کا دور تک چھوڑ کر جانا۔ زخموں سے چور یہ اکیلا دل کس قدر صدمات اٹھا رہا تھا۔ نجانے کس طرح اس رنجور دل کو خدائے رحیم و کریم نے دلاسے دیئے ہوں گے؟ کیسی کیسی رازونیاز کی باتیں ہوئی ہوں گی کہ جن سے دل تسلی پکڑ گیا ہوگا اور ایک جاوداں قوت پیدا ہو گئی ہوگی۔ یہ سب کچھ بہتر وہی جانتا ہے جس کے ساتھ بیت رہی ہوتی ہے۔

خداتعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ خاکسار نے ایک شفیق، محبت کرنے والی اور ہمدرد ہستی کے ساتھ کام کرنے کی توفیق پائی۔ ماضی پر جب طائرانہ نظر دوڑاتا ہوں تو ایک باپ جیسے پیار و محبت اور شفقت کے حسین دنوں کی یاد آتی ہے۔ وہ ہستی جس کے ماتھے پر کبھی شکن نہیں دیکھی۔ نرم و نازک لہجہ میں اپنے مفوّضہ کاموں پر عمل کرواتے۔ لہجے میں سختی کا دور دور تک نام و نشان تک نہ تھا۔ طبیعت میں ظرافت کا عنصر بھی پایا جاتا تھا جس سے شگفتگی آپ کے جسم و جاں میں مکیں رہتی۔ اپنے دوست احباب اور ماتحت لوگوں کو بھی اپنی شگفتہ باتوں سے خوش کرتے جس سے غیریت کے تمام حجاب اٹھ جاتے اور اپنائیت اپنی پوری قوت سے خیمہ زن ہو جاتی۔ دلوں پر طمانیت کے بادل چھا جاتے اور دوریاں حرف غلط کی طرح مٹ جاتیں۔

آپ کا دفتر تشریف لانا دفتر کے در و دیوار اور انس و جاں کے لئے ایک بہار جاوداں کے جھونکے سے کم نہ ہوتا۔ دفتر میں آپ کی موجودگی سے الجھے ہوئے کام سلجھ جاتے۔ پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں مسائل کبریٰ کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہونے شروع ہو جاتے۔ پرنٹنگ کے بھٹکے ہوئے امور سیدھی راہ پر گامزن ہو جاتے۔ انسانی فطرتوں کے پیچیدہ الجھاؤ ایستادہ راہوں پر آ جاتے۔ اشاعت کے مصائب و مشکلات، ذہانت اور حکمت سے دور ہوتی جاتیں۔ پریشانیوں کے سائے چھٹ جاتے اور امید مسرت کی کرنیں نمودار ہونے لگتیں۔ صبح سے وقت مقررہ تک اسی طرح نشیب و فراز کی گھڑیاں گزرتی رہتیں۔

کوئی نہ کوئی جسمانی عارضہ ہر انسان کو لاحق ہوتا ہے۔ آپ بھی عوارض سے مستثنیٰ نہیں تھے۔

لیکن آپ ان تکالیف کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے دینی امور میں مصروف رہتے اور ہمہ وقت نظر رضائے باری تعالیٰ پر جمی رہتی۔

اپنے امور کو احسن رنگ میں ادا کرنے کے لئے ہر پہلو پر غور و فکر کرتے۔ اسی فکر میں ڈوبے رہتے کہ کہیں کوئی پہلو نظروں سے اوجھل نہ رہے۔ اس سلسلہ میں احباب سے مشورہ لینا بھی آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ جس سے آپ کا دل فرحت اور اطمینان محسوس کرتا اور مزید شرح صدر ہو جاتا۔

دربار خلافت سے آمدہ فوری امور کی انجام دہی کے لئے بہت فکرمند رہتے۔ ان کی تکمیل کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرتے۔ وقت مقررہ کے اندر اختتام کرنے کے لئے اپنے سب قویٰ کو بروئے کار لاتے۔ یہ ضروری کام اگر انجام تک نہ پہنچیں تو کبھی دفتر میں ہی اور کبھی آپ ان کو اپنے ہمراہ لے جاتے۔ ادھر سورج اپنی مقررہ رفتار سے ڈھلتا رہتا اور وقت تیزی سے گزرتا جاتا۔ وقت کا یہی احساس آپ کو بے چین کئے رکھتا کہ کہیں کاموں میں تاخیر نہ ہو جائے۔ اس لئے آپ کی راتوں کی نیندیں اڑ جاتیں اور شب تنہائی میں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے محنت شاقہ کو اپنا وطیرہ بنا رکھا تھا۔

خلیفہ وقت کا آپ کو شاندار خراج تحسین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 23 دسمبر 2011ء میں آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

''آپ بڑے صائب الرائے' سادہ مزاج' شریف النفس' معاملہ فہم' حلیم الطبع' مدبر' کم گو اور ہمیشہ نپی تلی بات کرنے والے تھے۔ ٹھوس علمی پس منظر کی وجہ سے ہر معاملے کی خوب گہرائی سے تحقیق کرتے تھے اور اپنی پختہ رائے سے نوازتے تھے۔

محترم شاہ صاحب اپنے عہد کا بہت زیادہ پاس کرنے والے' فرض شناس اور متوکل انسان تھے۔ اپنے ماتحتوں اور کارکنوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے جذبات کا بہت خیال رکھتے تھے۔

میں نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ باوجود بیمار ہونے کے بڑی خاموشی سے کام کرتے چلے جاتے تھے۔ آپ بے غرض' بے نفس اور ایک درویش صفت انسان تھے۔ دکھاوا اور نمود و نمائش قطعاً آپ میں نہ تھی۔ حلیمی اور چشم پوشی انتہا کی تھی۔ سلسلہ کی تاریخ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اور ماخذ تھے۔ باوجود کثرت کار کے ہنس مکھ' درویش طبع اور عجز و انکسار کے پتلے تھے۔ سلسلے کے پیسے کو بہت احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر خرچ کرتے تھے۔ ذات میں انا اور کبر کا ادنیٰ سا بھی شائبہ نہ تھا اور حقیقی طور پر ایک فرشتہ سیرت انسان تھے۔ ہمدردی خلق کا پہلو آپ میں بہت نمایاں تھا۔ گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک اور بچوں کی عزت نفس کا بہت خیال کرتے تھے۔ ہر عمل میں صبر کی اعلیٰ مثال تھے۔ مہمان نوازی بہت زیادہ تھی۔

یہ خادم سلسلہ آخر دم تک سلسلے کے لئے وقف رہا اور حتی المقدور سلسلے کے کام کو ہر دوسری بات پر ترجیح دی۔ محترم شاہ صاحب نے دینی علم حاصل کیا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھیں تو ان پر عمل بھی کیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی ہمیشہ کوشش کی۔ میں نے ان کو کامل اطاعت کرنے والا پایا۔ بیعت کی روح کو سمجھنے والے اور اس کا حق ادا کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور خلیفہ وقت اور خلافت احمدیہ کو ہمیشہ ایسے جاں نثار اور خدمت کرنے والے سلطان نصیر اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے۔''

(روزنامہ الفضل 27 دسمبر 2011ء)

شاہ صاحب کے ساتھ خاکسار کے چند واقعات

دھیما لب و لہجہ۔ خاکسار نے آپ کے ساتھ بہت لمبا عرصہ گزارا۔ مجھے نہیں یاد کہ آپ نے اونچی آواز میں غصے کے عالم میں ڈانٹا ہو۔ دھیمے لب و لہجہ میں ہی کام لیتے تھے۔

کارکنان سے دوستانہ تعلق۔ کبھی کبھی کتابوں کے جملہ کاموں کے سلسلہ میں خاکسار کو شاہ صاحب کے ساتھ لاہور جانے کا موقعہ ملتا تھا۔ ایک دفعہ لاہور روانگی تھی جب میں گھر سے نکل کر ویگن کی طرف آیا تو آپ نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب بیٹھ گیا تو کچھ دیر کے بعد آپ نے کہا کہ اس سیٹ پر بیٹھنے کے کچھ تقاضے بھی ہوتے ہیں۔ میں نے ڈرائیور سے پوچھا تو اس نے مسکرا کر جواب دیا کہ دوپہر کا کھانا اس کے ذمہ ہوتا ہے۔ چنانچہ کاموں سے فراغت کے بعد جب ہوٹل میں کھانا کھالیا تو میں نے پیسے دینے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ فوراً آپ نے ہاتھ پکڑ لیا اور خود پیسے ادا کر دیئے۔

کوئی مسئلہ حل ہونے پر خدا کا شکر ادا کرتے۔ روحانی خزائن میں چند عربی کتب کی نئی سیٹنگ کر کے مہینوں کی محنت کے بعد لندن بھجوائیں تو Arabic Desk کی طرف سے تجویز آئی کہ ''ک'' کو عربی لوگ درست خیال نہیں کرتے اس کی جگہ یہ ''ک'' تبدیل کر دیں۔ چونکہ Font تبدیل کرنے سے ساری کتب کی سیٹنگ خراب ہو جاتی ہے اور صرف ''ک'' تبدیل کرنے سے ہزاروں جگہوں سے تبدیل کر بھی دیا جائے تو تحریر کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے اس لئے شاہ صاحب فکرمند رہتے.......... خاکسار نے اس سلسلہ میں ارادہ کیا کہ اس کا کوئی حل نکالا جائے چنانچہ Internet پر Search کرتا رہا۔ آخرکار Inpage میں کچھ Modification کر کے اس کا حل نکال لیا اور Print نکال کر وفات سے چند دن پہلے شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ نظر پڑتے ہی فوراً آپ کی زبان سے یہ الفاظ ''شکریہ خدادا'' نکلے۔

کارکنان کی حوصلہ افزائی کرتے۔ نیا نیا کمپیوٹر کا دور تھا۔ لاہور سے فائنل پروف کا مسودہ Bromide کی شکل میں ملتا تھا۔ خاکسار کانٹ چھانٹ کر کے سیٹنگ کر رہا تھا۔ شاہ صاحب کم و بیش 5 منٹ تک پیچھے کھڑے ہو کر کام دیکھتے رہے اور آخر میں قلم کے ساتھ ایک کاغذ کے پرزے پر یہ الفاظ ''طاہر ماہر'' لکھ کر چلے گئے۔

ایک طائرانہ نظر

شاہ صاحب کے حسن اخلاق اور اوصاف حمیدہ پر جب طائرانہ نظر دوڑائیں تو تاریخ کے جھروکوں سے گزرتے ہوئے ماضی کی عظیم ہستیوں پر نظر جا پڑتی ہے' جنہوں نے بے نفس ہو کر جماعت کی خدمت کی۔ اپنی سادہ زندگی کے لازوال نمونے پیچھے چھوڑے۔ اپنی محنت شاقہ سے دن رات ایک کر دیا۔ خلافت سے محبت کے انمٹ نقوش چھوڑے۔ غریب پروری اور ہمدردی کی مثالیں قائم کیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی داستانیں رقم کیں۔ اپنی اولاد سے پدرانہ شفقت اور اپنوں اور غیروں سے محبت کے جلوے دکھائے۔ راضی برضا اور صبر کے نمونے دکھلائے۔

ہم اپنے بزرگوں سے ماضی میں رونما ہونے والے بزرگوں کے مختلف قصے کہانیاں سنتے چلے آئے ہیں۔ ان قصے کہانیوں کو یکجا طور پر آپ کے وجود میں ڈھلتے ہوئے دیکھا اور ایک حقیقت کا رنگ اختیار کر گئیں جن کو ہم نے اپنے گلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا۔ ہمارا علم الیقین ترقی کرتا کرتا عین الیقین سے گزر کر حق الیقین تک پہنچ گیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت میں ان جیسے اور وجود پیدا کرتا رہے۔ آپ کی اولاد کو اور ان کی نسلوں کو آپ کی دعاؤں کے آسمانی خزانہ سے مستفید کرتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

یوم پیشوایان مذاہب

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ دو دنوں پر ایک اور دن بڑھا دیا جائے اور وہ حضرت مسیح موعود کی دیرینہ خواہش پوری کرنے کے لئے ہو کہ تمام لوگوں کو دعوت دی جائے کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں یا اپنے مذہب کے بانی کے حالات اس موقع پر بیان کریں۔ پس ایک دن سال میں اور بڑھا دیا جائے جس میں تمام مذاہب والوں کو دعوت دی جائے، ہندوؤں اور عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو۔ اِس میں ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارے لوگ (دینی) نقطہ نگاہ کو اچھی طرح پیش کر سکیں گے اور آہستہ آہستہ یہ بات عام ہو جائے گی کہ احمدیت کے دلائل زیادہ مفید اور غالب ہیں۔ اس موقع پر نہ صرف مذہبی خوبیاں ہی بیان ہوں بلکہ سیرت کے مضامین بھی لئے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت مسیحؑ، کرشنؑ اور حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مضامین بیان ہوں۔ موجودہ جلسہ سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بیان ہوتی ہے لیکن ایسے جلسے میں ہر مذہب کے اُس بانی کی خوبیاں بیان کی جائیں جو الہام کا مدعی ہو۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص406)

بقیہ صفحہ 4 حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی

حضرت نور محمد خان صاحب مندرانی، حضرت حافظ محمد خان صاحب مندرانی، حضرت میاں محمد صاحب، حضرت محمد مسعود خان صاحب پھمرانی، اور حضرت محمد عثمان خان صاحب مندرانی جس قبرستان میں دفن ہیں اس کا نام پہلے سے ہی قبرستان صحابہ تھا۔ کیونکہ مشہور ہے کہ اس میں حضرت نبی کریم ﷺ کے دو صحابہ کی قبریں موجود ہیں۔ اس قبرستان میں حضرت مسیح موعود کے چھ رفقاء اور دو رفقاء منگڑوٹھہ غربی کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

اس علاقہ میں متعدد مقامات پر ایسی قبریں پائی جاتی ہیں جو اصحاب کی قبریں کہلاتی ہیں۔ مقامی لوگ انہیں لال اصحاب کہتے ہیں۔ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب و حضرت حافظ محمد خان صاحب اور حضرت نور محمد خان صاحب کی قبریں صحابہ کرام کی قبروں کے ساتھ ساتھ ہیں اور جب ان قبروں کو اکٹھا دیکھا جاتا ہے تو آیت آخرین منھم فوراً سامنے آ جاتی ہے۔ اس چھوٹی سی بستی کے کئی افراد تونسہ شریف، ڈیرہ غازی خان، ربوہ، انگلینڈ، جرمنی، آسٹریلیا، کینیڈا، امریکہ میں آباد ہو چکے ہیں۔ اور آپ کی یہ روحانی اولاد اپنے اس محسن کو دعائیں دیتی ہے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم پروفیسر رفیق احمد ثاقب صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے بیٹے مکرم انوار احمد ثاقب صاحب اور بہو مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ صدر لجنہ حلقہ بریڈفورڈ ٹورانٹو کینیڈا کو 2 جنوری 2012ء کو تیسری بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شافیہ عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب ربوہ ابن محترم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل سابق امیر جماعت بھیرہ کی نواسی اور حضرت خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال اول ربوہ کی نسل سے ہے۔ نیز رفقائے حضرت مسیح موعود میں سے حضرت سردار عبدالرحمٰن مہر سنگھ صاحب (بیعت 1891ء) حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب بھیروی صاحب (بیعت 1898ء) اور حضرت مولوی محمد عبداللہ بوتالوی صاحب (بیعت 1901ء) کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے، باعمر، نیک، لائق، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرمہ فضہ نورین صاحبہ نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

مکرم بلال احمد صاحب لندن کی شادی مورخہ 25 دسمبر 2011ء کو محترمہ انعم ہاشمی صاحبہ (Surrey) لندن سے اسلام آباد میں انجام پائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد نے 10,000 پاؤنڈ حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اور دعا بھی کروائی۔ تقریب ولیمہ مورخہ 27 دسمبر 2011ء کو مغل اعظم فورٹ لاہور میں انجام پائی۔ مکرم بلال احمد صاحب اپنی والدہ کی طرف سے حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو دونوں گھرانوں کیلئے بے پناہ برکت کا باعث بنائے اور انہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم انوار الحق خان صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم ظفر اقبال خان صاحب سابق سیکرٹری مال دارالنصر غربی منعم ربوہ پھر بیماری کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ اب علاج کیلئے لاہور گئے ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد جمیل فیضی صاحب سیکرٹری مال دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے عزیز دوست مکرم منظور احمد صاحب بٹ آف واپڈا کالونی لاہور کے بیٹے اویس احمد یرقان کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم طارق محمود منہاس صاحب تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ دارالیمن غربی شکر ربوہ کے ایک بزرگ مکرم محمد حنیف صاحب (ر) انجینئر پی اے ایف سخت بیمار ہیں ہسپتال چند دن رہنے کے بعد اب گھر پر شفٹ ہوگئے ہیں۔ اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتے ان کی مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا افضل بیگ صاحب سٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ فالج کی بھی تکلیف ہے۔ چل پھر نہیں سکتے بستر پر لیٹے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم احمد علی صاحب صدر جماعت احمد نگر اطلاع دیتے ہیں۔

محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد بوٹا تحسین صاحب مرحوم یکم فروری 2012ء کو بعمر 60 سال وفات پاگئیں۔ آپ کی نماز جنازہ محترم فخر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ احمد نگر نے پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا خاکسار نے کروائی۔ مرحومہ بہت ہی نیک تہجد گزار اور دعا گو اور صابرو شاکر خاتون تھیں۔ آپ کے خاوند کی وفات 1989ء میں ہوئی۔ اس وقت آپ کے چھوٹے بیٹے کی عمر تین سال تھی۔ تنگی ترشی اور نامساعد حالات میں بھی ہر تحریک پر لبیک کہتیں۔ بچوں کی بڑی ہی اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ چند ہفتے پہلے مرکز سے آئے ہوئے ایک وفد کی تحریک پر آپ کے ایک بیٹے نے اپنی والدہ کی طرف سے (یعنی مرحومہ کی طرف سے) ایک لاکھ روپے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ کے پسماندگان میں 3 بیٹے مکرم نفیس احمد صاحب بھٹی، مکرم انیس احمد صاحب بھٹی، مکرم نعیم احمد صاحب بھٹی کارکن نظامت جائیداد ربوہ اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اقبال صاحب ترکہ
مکرمہ عطیۃ الخبیر صاحبہ)

مکرم محمد اقبال صاحب نے اپنے نابالغ بیٹے مظہر اقبال صاحب کی طرف سے درخواست دی ہے کہ مظہر اقبال صاحب کی والدہ محترمہ عطیۃ الخبیر صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کی رقم مبلغ =/80,000 اسی ہزار روپے تنفیذ امور عامہ میں جمع ہے۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم شیخ حمید احمد صاحب (والد)
2۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بشریٰ صاحبہ (والدہ)
3۔ مکرم مظہر اقبال صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ ترکہ
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 11/16 دارالعلوم غربی برقبہ 1 کنال میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم محمد اکرم ساہی صاحب (مرحوم) بھائی
ورثاء مرحوم
(i) مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد انور ساہی صاحب (بھائی)
(3) مکرم محمد ارشد ساہی صاحب (بھائی)
(4) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بہن)
(5) مکرم محمد افتخار ساہی صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ملازمت کے مواقع

نیشنل انجینئرنگ سروسز پاکستان نیسپاک پرائیویٹ لمیٹڈ کو کراچی کیلئے ٹاؤن پلانر، آرکیٹیکٹ، سائٹ سپروائزر (سول/الیکٹریکل) اور کمپیوٹر ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔

پاسکو (پاکستان ایگریکلچرل سٹوریج اینڈ سروسز کارپوریشن لمیٹڈ) میں سکیل 6 تا سکیل 19 تک آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں، تعلیم B.Com, B.A, MBA, MPA

ورلڈ فوڈ پروگرام (WFP) میں ہیومن ریسورسز اسسٹنٹ کی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیل کیلئے ویب سائیٹ لنک http://jobs.un.org.pk وزٹ کریں۔

ڈائیوو ایکسپریس کو کمپیوٹر پروگرامر (میل / فی میل) کی ضرورت ہے، تعلیم ایم سی ایس، بی۔سی ایس، تجربہ 2 سال۔

ہمزہ فوڈز (Pvt, Ltd) میں پروڈکشن مینیجر اور اسسٹنٹ پروڈکشن مینیجر کی آسامیاں خالی ہیں۔

ملٹری لینڈ اینڈ کنٹونمنٹس ڈیپارٹمنٹ (وزارت دفاع، حکومت پاکستان) میں سکیل Bs-1 تا Bs-18 تک مختلف خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 5 فروری 2012ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

لوڈشیڈنگ سے پاکستانی معیشت کو نقصان، بجلی کے نرخ بڑھانا ہوں گے

آئی ایم ایف آئی ایم ایف نے پاکستان کے متعلق تفصیلی رپورٹ جاری کردی جس میں کہا گیا ہے کہ لوڈشیڈنگ کے باعث پاکستانی معیشت کو نقصان ہورہا ہے۔بجلی کے نرخ بڑھانا ہوں گے۔ تعلیم اور صحت کے شعبوں میں پاکستان پڑوسی ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں ایک چوتھائی کمی کا امکان ہے۔کمزور مالی پالیسیوں کے ساتھ سینٹ اوراگلے سال عام انتخابات کی وجہ سے ملک کے بجٹ کا خسارہ جی ڈی پی کے 7فیصد تک پہنچ سکتا ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی رقم کو نصف سبسڈی اور سود کی ادائیگی کیلئے استعمال کیا جارہا ہے۔ٹیکس ٹو جی ڈی پی میں پاکستان دنیا میں سب سے پیچھے ہے۔

میگنیشیم سے بھرپور غذا کے ذریعے فالج کا خطرہ کم کیا جاسکتا ہے

میگنیشیم سے بھرپور غذا کے استعمال سے فالج کے حملہ کا خطرہ کم کیا جاسکتا ہے۔امریکن جنرل آف کلینکل نوٹریشن کی تحقیق کے مطابق گزشتہ 14 برس ماہرین خوراک نے یورپ اور اشیاء کے ڈھائی لاکھ افراد پر تحقیق کی جس سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اگر روزمرہ خوراک میں سبز پتوں والی سبزیوں کے ساتھ میگنیشیم ،مغزیات اور پھلوں والی اشیاء کے استعمال سے فالج جیسی مہلک بیماری سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔تحقیق کے دوران میگنیشیم سے بھرپور خوراک کا استعمال کرنے والے صرف تین فیصد افراد پر فالج کا حملہ دیکھنے میں آیا ہے۔ماہرین کے مطابق اگر روزمرہ خوراک میں 100 ملی گرام میگنیشیم کا زائد استعمال کیا جائے تو اس بیماری میں مزید کمی آسکتی ہے۔ماہرین کے مطابق 31 سال سے زائد عمر کے مردوں کو 420 اور خواتین کو 320 ملی گرام میگنیشیم روزمرہ خوراک کے اندر شامل کرنا چاہئے۔مزید بتایا گیا کہ خوراک میں پھل، سبز پتوں والی سبزیاں شامل کرنے سے نہ صرف فالج بلکہ دیگر مہلک بیماریوں سے بھی بچاؤ ممکن ہے۔

کینسر پر قابو پانے کیلئے روزہ مفید ہے

روزہ کینسر پر قابو پانے کیلئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔امریکہ میں کینسر سے متاثرہ چوہوں پر ہونے والی نئی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ان کو بھوکا پیاسا رکھنے سے علاج میں کافی مدد ملی ہے۔ چوہوں کا بھوکا پیاسا رکھ کر کرائی گئی کیموتھراپی کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں۔سائنسدانوں نے کہا اس سارے عمل سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کینسر کے مریضوں کو روزہ رکھنے کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کینسر کو شکست دینے کا طریقہ نئی دوائیں تلاش کرنے میں نہیں بلکہ ایسا ماحول پیدا کرنے میں ہے کہ کینسر سیلز کو پریشان کردیا جائے جیسا کہ روزہ رکھنا جس میں انسانی جسم کی ساری صورتحال تبدیل ہوجاتی ہے۔

امریکی ادارے کا سمندروں میں تیرنے والی شہروں کا منصوبہ

ایک امریکی ادارے نے پانی پر تیرنے والے ایسے شہروں کا منصوبہ پیش کردیا ہے۔جن پر کسی ملک کی حکمرانی نہیں ہوگی۔ سی سٹینڈنگ نامی ادارے کے پیش کردہ اس منصوبے کے مطابق مستقبل میں ایسے شہر بسائے جائیں گے جوزمین پر نہیں بلکہ سمندر پر ہوں گے جن پر کوئی ملک اور حکومت اپنی ملکیت کا دعویٰ نہیں کرسکے گا۔یہ نئے شہر ایسی جدید ٹیکنالوجی کے تحت قائم کئے جائیں گے جس کی بدولت سمندری طوفان بھی انہیں تباہ نہیں کرسکے گا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔فروری	
طلوع فجر	5:28
طلوع آفتاب	6:53
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:52

قابل اعتماد مفید ومجرب ادویہ

زدجام عشق	1500/-	شباب آور موتی	700/-
زدجام عشق خاص	9000/-	معجون فلاسفہ	100/-
نواب شاہی	9000/-	حب ہمزاد	90/-
سونے چاندی گولیاں	900/-	تریاق مثانہ	300/-

کامیاب علاج۔ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,6211434

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0334-7801578

مکان برائے فروخت
رقبہ 5 مرلے گلی نمبر 3 واقع طاہر آباد غربی ربوہ
رابطہ نمبر:0334-6373780

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

گرلز سوٹ ایک سال تا 18 سال گرلز سوٹ پٹھانی، بلوچی ایک سال تا 10 سال
لیڈیز بوتیک سوٹ اعلیٰ کوالٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
047-6214377

داخلہ نرسری کلاسز 2012ء
- الصادق اکیڈمی میں نرسری کلاسز کا داخلہ 15 فروری 2012ء سے شروع ہوگا، جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کردیا جائے گا۔
- جونیئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر 31 مارچ 2012ء تک اڑھائی سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری میں داخلہ کیلئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہونی چاہئے۔
- داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ یا ب فارم کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی لگائیں۔ نیز داخلہ فارم پر بچے کی ایک تصویر (بلیو بیک گراؤنڈ کے ساتھ) لگائیں۔
- داخلہ فارم الصادق اکیڈمی مین آفس دارالرحمت شرقی الف سے مفت دستیاب ہوں گے۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
0476211637,6214434

The New Paradise Academy
ربوہ میں ایک اور نئے تعلیمی ادارے کا آغاز
(نظارت تعلیم کی اجازت سے)
یکم فروری 2012ء سے داخلے کا آغاز
1-Class Play Group To 8th
2- Specical Facilty of Pick & Drop For Students & Teachers,
3- Computer Special Facilty for Play Group to Prep
ایڈریس: مسرور ٹاؤن نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون:0332-7056211 پرنسپل حافظ عطیہ الجلیل

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں جرمن زبان کے امتحان کی تیاری، جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں:0306-4347593

FR-10

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
Islambad Pndi Lahore
HAROON'S HAROON'S